اللہ تعالی نے اس کائنات میں انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، جس میں اولاد بڑی عظیم ترین نعمت اور انمول عطیہ ہے، بچے ہماری زندگی کی زینت اور شگفتہ پھول ہیں، ہر ماں باپ کے آنکھوں کی ٹھنڈک، اور دل کا سرور ہیں، ان سے ہماری مستقبل کی روشن امیدیں وابستہ ہے، اللہ تعالی نے اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: **واللهُ جَعَلَ لَكُم مِنْ أنفُسِكُمْ أزْوَاجاً وَجَعَلَ لَكُم مِنْ أزْوَاجِكُم بَنِينَ وَ حَفَدَةً/ النحل : ۷۲**) ,,اللہ تعالی نے تمہارے لئے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں، اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے،، انسان ہی نہیں دنیا میں ہر جاندار کو اپنے بچوں سے بے پناہ محبت ہوتی ہے، اور اس کا تعلق جبلت اور فطرت سے ہے، ہم انسانوں کے بارے میں اللہ تعالی فرماتا ہے: **اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا / الكهف: ۴۶**) ,,مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زیب وزینت ہیں،، بچوں سے تعلق کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ: نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: **إنَّ فاطمةَ بَضْعَةٌ مِنيِّ/صحيح بخاري : ۳۷۲۹**) ,,فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے،، دوسری جگہ سیدنا حسن وحسین کے بارے میں فرمایا: ,,**هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا /صحيح بخاري : ۳۷۵۳**) یہ میرے دنیا کے دو پھول ہیں،، اہل ایمان کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ اس کی آل واولاد اس کے نگاہوں کی ٹھنڈک بنے جس کے لئے وہ دعا کرتے ہیں: **رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَاماً / الفرقان: ۷۴**) اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا،،

امام حسن بصری اور امام قرطبی رحمہما اللہ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہیں: **ليس شيء أقر لعين المؤمن مِن أن يرى زوجتَه وأولادَه مطيعين لله عزوجل/معالم التنزيل للبغوي : ۶/۹۹**) ,,مومن کی نگاہوں کی ٹھڈک کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہوسکتی ہے کہ اس کے بیوی اور بچے اللہ تعالی کے مطیع وفرمانبردار ہوں،، انبیاء اور صالحین ہمیشہ اللہ رب العالمین سے صالح اولاد کی دعاء کرتے تھے: **رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعاءِ/ آل عمران : ۳۸**) اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعاء سننے والا ہے،، نبی کریم ﷺ بچوں سے بڑی محبت کرتے تھے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: **جاء أعرابيٌ إلى النَّبيِّ ﷺ فقال: أتُقَبِّلون صِبْيَانَكم ، فوَاللَّهِ !ما نُقَبِّلُهم ؟ فقال النبيُ ﷺ : أوَ أملكُ لكَ أنْ**

نَزَعَ اللهُ مِن قلبِكَ الرَّحْمَةَ ؟ / ادب المفرد :رقم:۶۷،صحیح) ایک دیہاتی آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا: کیا آپ لوگ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ اللہ قسم! ہم نے کبھی اپنے بچوں کو بوسہ نہیں دیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالی نے تیرے دل سے رحمت وشفقت کے جذبات کو چھین لیا ہے تو میں اس کا مالک نہیں ہوں،، مطلب یہ ہے کہ بچے تو ہیں ہی اسی لئے کہ انسان اپنے دل کو بہلائے، ان سے محبت کرے، ان سے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرے، اسی معنی کی ایک اور روایت میں ہے راوی حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: **قبَّل رسول الله ﷺ الحسن بن علي ، وعنده الأقرع بن حابس التميمي جالس ، فقال الأقرع :ان لى عشرة من الولد ،ماقبلتُ احداَ، فنظر رسول الله ﷺ اليه ثم قال: من لا يَرحم لا يُرحم (الادب المفرد : ۶۸ صحيح)**

رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا، اس وقت آپ کے پاس سیدنا اقرع بن حابس التمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: میرے پاس دس بچے ہیں، مگر میں نے ان میں سے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا، رسول اللہ ﷺ نے (حیرت سے) ان کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم بھی نہیں کیا جاتا،،

☆ اولاد کی تربیت ایک دینی فریضہ ہے، اور والدین کے کندھوں پر ایک امانت ہے، اللہ تعالی نے اس امانت کو ہمارے سپرد کیا ہے، جس کے بارے میں کل قیامت کے دن ہم سے سوال کیا جائے گا، امام بیضاوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ تربیت کہا جاتا ہے: **تبليغ الشيء الى كماله شيئا فشيئا** / ,,کسی چیز کا آہستہ آہستہ درجہ کمال کو پہونچانا،، مطلب یہ ہے کہ انسان کی دینی فکری، اخلاقی جسمانی، اور روحانی طاقت وقوت کی پرورش اور نشونما ایسے توازن اور اعتدال کے ساتھ کرنا کہ وہ انحراف اور فساد سے بچ کر دھیرے دھیرے عروج اور کمال کو پہونچ جائے، اگر والدین چاہیں تو اپنی اولاد کو اچھی تعلیم وتربیت دے کر ان کی زندگی کو بنا اور سنوار دیں اور اگر چاہیں تو ان بچوں کے حقوق کو ضائع کر کے ان کے مستقبل اور دنیا وآخرت کو تباہ وبرباد کردیں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ(تحريم : ۶)** اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جس پر سخت دل فرشتے مقرر ہیں، جنہیں جو حکم اللہ تعالی دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، بلکہ جو

حکم دیا جائے بجالاتے ہیں،، امام مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ: **قوا انفسكم بأفعالكم ،وقوا أهليكم بوصيتكم (فتح القدير للشوكاني)** اپنے کردار وعمل کی اصلاح کر کے اپنے آپ کو اور حق بات کی وصیت اور تعلیم وتربیت دے کر اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ،، عثمان الحاطبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ فرمارہے تھے: **أدِّب إبنَك فانَّك مسئولٌ عنه ، ما ذا أدَّبتَه ؟ وماذا علَّمتَه ؟ (شعب الايمان: ۸۲۹۵)** اپنے بچے کو ادب سکھاؤ تم اس کے بارے میں مسؤل ہوگے کہ تم نے اسے کیا تعلیم وتربیت دی ہے،، اسی طرح سیدنا ابن عمرؓ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: **كُلُّكُم راعٍ وكلُّكُم مسؤلٌ عن رَعيَّتِهِ ،الإمامُ راعٍ ومسؤلٌ عن رعيَّتِهِ ، والرَّجُلُ راع في أهْلِهِ وهو مسؤُلٌ عن رعيَّتِهِ ،والمرْأةُ راعِيةٌ في بيتِ زوْجِها ومسؤولَةٌ عن رعِيَّتِها(صحيح بخاري : ۸۹۳)**,, تم میں سے ہر شخص نگراں اور محافظ ہے، اور ہر شخص اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، ایک حاکم اور امیر اپنی پوری رعایہ کا محافظ ہے وہ اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، آدمی اپنے اہل وعیال کا نگراں ہے وہ اپنے گھر والوں کے بارے پوچھا جائے گا، عورت اپنے شورہ کے گھر کی نگہبان ہے وہ اس کے بارے میں سوال کی جائے گی،، اس لئے ہر مسلمان مرد وعورت کو اپنی اولاد کے بارے میں یہ احساس ذمہ داری ہونی چاہے کہ ان کی تعلیم وتربیت پر خاص دھیان دیں، ان کے مستقبل کو محفوظ بنانے اور اعلی سے اعلی تعلیم اور ڈگری دلانے کے ساتھ انہیں اچھا انسان بھی بنائیں، اس دور میں اولاد کا فساد وبگاڑ بالکل عام ہوگیا ہے، گھر گھر کی یہی کہانی بنتی جارہی ہے،

یقین جانئے! کہ ہماری اولاد ایک طرف ہماری خوشی اور مسرت کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف ان کی نافرمانی، ان کا فساد وبگاڑ ہماری زندگی کو کلفتوں اور مصیبتوں سے بھر دینے کے لئے کافی ہے، اولاد بگڑ جائے تو والدین کے دل کا سکون اور آنکھوں کی نیند غارت ہوجاتی ہے، اسی سماج ومعاشرہ میں جس کا ہم اور آپ ایک حصہ ہیں کتنے ایسے والدین ہیں جو اپنے بچوں کی نااہلی اور سرکشی وبغاوت پر خون کے آنسو روتے ہیں، دل سے آہ نکلتی ہے کہ کاش یہ دن آنے سے پہلے مرگئے ہوتے، آج ایک بیٹا جسے اس کے ماں باپ نے دن رات محنت ومشقت کر کے، بڑے ہی لاڈ وپیار سے پالا پوسا ہے اس امید پر کہ یہ ہماری امیدوں کا روشن مستقبل بنے گا، بڑھاپے کا سہارا ہوگا، جب یہی بچہ جوانی میں باپ کے سامنے اکڑ کر گفتگو کرتا، شراب وقباب کے نشے میں دھت رہتا، اور گالی گلوچ، مار پیٹ روزمرہ کی عادت بن جاتی ہے، تو ان والدین سے پوچھئے

کہ ان کے دل پر کیا گزرتی ہے، مگر ہم نے کبھی غور کیا کہ آخر اس کے وجوہات کیا ہیں؟ اگر والدین ان اسباب پر غور کریں تو بہت حد تک وہ اپنے آپ کو مجرم پائیں گے، اور یہ اعتراف کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا کہ آج جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں یہ ہماری ناقص تربیت کا نتیجہ ہے، اگر ہم نے اپنی اولاد کے لئے ابتدا ہی سے صحیح تعلیم وتربیت کا بندوبست کیا ہوتا، اسے اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات سے آگاہ کیا ہوتا، تو وہ سمجھتا کہ ہمارے والدین کے کس قدر ہمارے اوپر احسانات ہیں، ان کا کتنا بڑا حق ہے، اور ہمیں ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے، اسی طرح کہا جاتا ہے کہ بچیاں گھر خاندان کی عزت ہوتی ہیں، اگر یہ فساد زدہ ہوجائیں تو اس کا خمیازہ پورے خاندان کو بھگتنا پڑتا ہے، انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے، لیکن یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج بچیاں اپنے ماں باپ کی عزت واحترام کو بالائے طاق رکھ کر، اپنے آشناؤں کے ساتھ فرار ہوجاتی ہیں، بغاوت وسرکشی کہ یہ لہر کتنی تیزی کے اٹھ رہی ہے، آخر اس کے وجوہ واسباب کیا ہیں، ان کے شرم وحیاء کی چادر کو تار تار کرنے والی چیز کیا ہے؟ اگر سنجیدگی سے غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ اس میں ہمارے اپنے گھروں کا ماحول، اسکول اور کالج کا ماحول، معاشرہ کی بدحالی اور اخلاقی دیوالیہ پن کا بہت بڑا حصہ ہے،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **کُلُّ إنسانٍ تَلِدُهُ أُمُّه عَلى الفِطْرَةِ وَ أَبَواهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ، فإنْ كانَا مُسْلِمَيْنِ فمُسْلِمٌ** / ۴۸۰۷) ہر انسان کو اس کی ماں فطرت اسلام پر جنم دیتی ہے، بعد میں اس ماں باپ یہودی بنا دیتے ہیں، نصرانی بنا دیتے ہیں، مجوسی بنا دیتے ہیں، اور اگر والدین مسلم ہیں تو بچہ بھی مسلمان بن جاتا ہے“

یہ حدیث دلیل ہے کہ نومولود کی زندگی پر اس کے والدین کے گہرے اثرات قائم ہوتے ہیں، بچہ صالح فطرت لے کر دنیا میں آتا ہے، مگر جس ماحول اور گہوارے میں وہ آنکھیں کھولتا ہے، جس تہذیب وثقافت اور فکر وخیالات پر نشونما پاتا ہے، وہی چیز اس میں رچ بس جاتی ہے، اور اس کی فطرت پر کفر وشرک، فسق وفجور کے دبیز پردے پڑ جاتے ہیں، اور بچہ والدین کے سایہ عاطفت میں ایک لمبی مدت تربیت پانے کی وجہ سے اسی مسخ شدہ فطرت پر ڈھل جاتا ہے، اسی لئے کہا جاتا ہے کہ بچوں کے بناؤ اور بگاڑ میں ماں باپ کا بہت بڑا حصہ ہے، ابتداء میں بچے کا ذہن مختلف طرح کی آلائشوں سے بالکل خالی اور اس کی طبیعت بالکل سادہ اور کورے کاغذ کے مثل ہوتی ہے، اس پر کوئی نقش ونگار نہیں ہوتا، والدین جس طرف چاہیں بآسانی بچے کا رخ موڑ

سکتے ہیں، چاہیں تو صحیح فکر وعقیدہ اور نیکی وبھلائی پر اور چاہیں تو فسق وفجور کا عادی بنا دیں، عموماً بچیاں ماں کی تقلید کرنے کی کوشش کرتی ہیں، ان کا کھیل کود، ان کی گفتگو، ان کی نشست وبرخاست میں ماں کا رنگ غالب ہوتا ہے، اور عمر کے ابتدائی مرحلے میں یہ رنگ نمایاں ہوکر سامنے آتا ہے، اگر ماں دیندار اور صالح ہے، صوم وصلاۃ کی پابند ہے، اچھی سیرت وکردار کی مالک ہے، تو یقیناً اس بچی پر جو اس کے زیر تربیت ہے اچھا اثر قائم ہوگا، اس کے برخلاف اگر ماں بے حجابی وبے حیائی کی دلدادہ ہے، حیا باختہ ہوکر بکثرت گھومنے پھرنے والی ہے، دور جاہلیت کی طرح زیب وزینت کی نمائش کرتی، اور مردوں کے جھرمٹ میں بیٹھنے والی ہے، حقوق وفرائض اور شرعی تعلیمات کا اس کی اپنی زندگی پر کوئی اثر نہیں ہے، تو اس کا لازمی نتیجہ ہوگا کہ ایسی ماں کی تربیت میں پلنے پڑھنے والی بچی پر بری عادتوں اور خصلتوں کی تاثیر قائم ہوگی، اور اس بچی کے شرم وحیا اور پاکدامنی کا جنازہ نکل جائے گا، اسی طرح بیٹے بالعموم باپ کے اقوال وافعال کی نقالی کرتے ہیں، باپ کی سیرت واخلاق کا بیٹے پر اثر پڑتا ہے، مگر ایک باپ کی تقصیر اور کوتاہی کا حال یہ ہے کہ اپنے بچے سے کہتا ہے بیٹا فلاں دکان سے سگریٹ لے کر آنا تمباکو گٹکا وغیرہ بغیر کسی شرم وعار کے لانے کے لئے کہتا ہے، پھر اسی کے سامنے دھوئیں چھوڑتا اور نشہ آور اشیاء کا استعمال کرتا ہے، بچہ تجسس کی نگاہ سے اسے دیکھتا ہے، پھر آگے چل کر وہی بچہ نشہ کا عادی بنتا ہے، اس سے دو قدم آگے بڑھ کر چرس، گانجا، نشہ آور انجکشن وادویات، ایم ڈی جیسی خطرناک چیزوں کا نشہ لیتا ہے، جو اس کے اعصاب اور جسمانی نظام کو فاسد کر دیتا اور چند مہینوں میں انسان کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے، مسکرات ومخدرات کی لعنت معاشرہ اور سماج میں اس حد تک پھیل چکی ہے کہ بڑے بڑے عزت ودولت اور عہدہ ومنصب کے ٹھکیداروں کا گھرانہ تباہ وبرباد ہو رہا ہے، شریف گھرانوں کی بچیاں تک نشے کی عادی بنتی جارہی ہیں، کتنے ایسے امیرزادے ہیں جو حقہ پارلروں کا رخ کرتے اور داد عیش دیکر رات گئے نشے میں دھت گھر پہونچتے ہیں، ماں باپ کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی، ذرا سوچو! کہ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ ہماری نسل اور ہماری اولاد کی مستقبل کو تباہ وبرباد کرنے میں ہم غیروں سے کم ذمہ دار نہیں ہیں، اگر ہم نے صالح تربیت کا اہتمام کیا ہوتا، اپنے بچوں پر کڑی نظر رکھی ہوتی، تو آج یہ دن نہ دیکھنے پڑتے،، ہر ماں باپ کو ایک مربی کی حیثیت سے اپنے بچوں کے لئے اسوہ اور نمونہ بننا چاہیے،

اللہ تعالی ہم سب کو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق بخشے، آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعہ کا پیغام

بچے

والدین کے کندھوں پر امانت ہیں

ترتیب:

محمد ارشد سکراوی

ناشر:

البر فاؤنڈیشن

۱، ونجارا مینسن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیارڈ روڈ، ممبئی ۱۰۔

موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229

ای میل: albirr.foundation@gmail.com

ویب سائٹ: www.albirr.in